قافلۂ شوق

از جناب روش صدیقی

وہ سادگیٔ ناز وہ معصوم نگاہی
اعجاز ہے منجملۂ آیاتِ الٰہی

کیا جرمِ محبت سے بھی انکار ہے تجھکو
معلوم ہے اے دل تری ناکردہ گناہی

وہ خود بھی تو ہیں قافلۂ شوق میں شامل
تنہا تو نہیں قافلۂ شوق کا راہی

کچھ میری خموشی بھی تھی غمازِ محبت
اس پر ترے اندازِ تغافل کی گواہی

تعمیرِ محبت کو یہ آغاز مبارک
ہر عالمِ محسوس ہے بیتابِ تباہی

ہیں حسنِ سراپا مری شبہائے تصور
ان سے بھی حسیں ہے تری زلفوں کی سیاہی

خاکِ درِ محبوب سے نسبت ہے روشؔ کو
چھو جائے نہ قدموں سے کہیں افسرِ شاہی

غزل

از جناب سید علی حسنین صاحب زیبا ایم۔اے

وہ دل جو کیفِ حسن و عشق کا حامل نہیں ہوتا
وہ چاہے اور جو کچھ بھی ہو لیکن دل نہیں ہوتا

طریقِ عشق میں گم گشتگی ہے رہنما شاید
بھٹکنے پر بھی میں آوارۂ منزل نہیں ہوتا

میں خود اک دامنِ گرداب کی آغوشِ طوفاں ہوں
میں خود اک سیل ہوں آسودۂ ساحل نہیں ہوتا

قسم پروانۂ آتش بجاں کی کھلکے کہتا ہوں
جمالِ شمع وجہِ گرمیِ محفل نہیں ہوتا

معاذ اللہ یہ حق اور اہلِ حق کے ہنگامے
بایں شورش کبھی ہنگامۂ باطل نہیں ہوتا

نہیں کچھ اور گر تسکینِ مایوسی تو ہے زیبا
غمِ امید ہی امید کا حاصل نہیں ہوتا